سوال

(186)صدقہ فطر ہر شخص پر فرض ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتاب "ہدایہ السلام" میں لکھا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ عید الفطر اپنی جورو کی طرف سے ایک ہو یا چار ہوں اور بڑے لڑکے اور چھوٹے دولتمند لڑکے کی طرف سے مالک مکان پر واجب نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ (السائل: ابو محمد اکبر خان ڈاکٹر، ازدار جلنگ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جورو کا صدقہ فطر شوہر پر واجب ہے جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، وامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، وبعض دیگر ائمہ کا مذہب ہے۔فتح الباری (ص:61چھاپہ دہلی) میں ہے:

"قال مالک والشافعی واللیث واحمد واسحاق: تجب (صدقة الفطر) علی زوجها"

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، لیث رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ، اوراسحاق رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ (عورت کا) صدقہ فطر اس کے خاوند کے ذمے واجب ہے اسی طرح جن لوگوں کا خرچ جس شخص پر واجب ہے ان کا صدقہ فطر بھی اسی شخص پر واجب ہے حدیث مذکور یہ ہے:

"حدیث ابن عمر ما قال ((فرض رسول اللہ زکاۃ الفطر من رمضان صاعا من تمر أو صاعا من شعیر علی العبد الحر والذکر والأنثی والصغیر والکبیر من المسلمین" (سنن دار قطنی ص:200)

نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے ہر غلاو آزاد مرد وعورت اور چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر فرض فرمایا اسی صفحہ میں اثر ذیل بھی ہے، جو حدیث مذکور کا موید ہے:

عن ابن عمر انہ کان یوطی صدقۃ الفطر عن جمیع اہلہ صغیرکم وکبیر ہم ممن یعول وعن رقیقہ وعن رقیق نسائہ[1]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے پروردہ افراد خانہ خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، سب کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرتے تھے، حتیٰ کہ اپنے غلام اور اپنی بیویوں کے غلام کی طرف سے بھی۔

اسی صفحہ میں ایک یہ حدیث بھی ہے :

قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِمَّنْ تَمُونُونَ[2]

راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زیر کفالت چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔"

یہ آخر الذکر حدیث اگرچہ مرفوعاً ضعیف ہے، جیسا کہ خود دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے :

"رفعه القاسم، وليس بقوي، والصواب موقوف" انتهى

قاسم نے اسے مرفوع بیان کیا ہے اور وہ قوی نہیں ہے جب کی صحیح بات یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ اس وجہ سے یہ بھی سابق حدیث کی تائید سے خالی نہیں ہے اور سابق حدیث کی مویدات اور بھی ہیں۔

---

[1]۔ سنن دار قطنی (2/141)

[2]۔ سنن دار قطنی (2/141) علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو تعدد طرق کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیں : ارواء الغلیل (3/321)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الزکاۃ والصدقات، صفحہ: 366

محدث فتویٰ